ستر اور لباسِ غیر ساتر کے احکام

مفتی احسان اللہ شائق

مرد کا ستر: ستر سے کیا مراد ہے؟ ستر سے مراد چھپانا ہے جیسا کہ ایک حدیث شریف میں آیا کہ من ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیامۃ...... (جو شخص کسی کی پردہ پوشی کرے گا (کسی کے عیب چھپائے گا) اللہ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی کرے گا......)

ناف سے لے کر گھٹنے تک جسم کے حصے کو چھپا کر رکھنا فرض ہے، بلاضرورت شدیدہ دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے، اگر کسی نے بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہوئے ستر کھول لیا تو اس کے ستر کی طرف دیکھنا بھی حرام ہے، ہاں بوقت ضرورت کھولنے کی اجازت ہے، مثلاً اندرونی حصہ میں کوئی ایسی بیماری لاحق ہوگئی کہ اس حصہ کے معاینہ کے بغیر مرض کی تشخیص مشکل ہو تو ایسی ضرورت کے وقت معاینہ کرنا جائز ہے یا ختنہ کی ضرورت ہے یا ولادت کے وقت دائیہ کا نظر پڑنا وغیرہ، ضرورت کے وقت بھی پوری کوشش رہے کہ کم سے کم کھولا اور دیکھا جائے۔

لقوله عليه السلام :"لاينظر الرجل الى عورة الرجل ،ولاتنظر المراةالى عورة المراة ،ولايفضى الرجل الى الرجل فى ثوب واحد اى لايجلس مكشوف العورة مع الرجل يستر هما ثوب واحد ،ولا تفضى المراة الى المراة فى الثوب الواحد .

(اخرجه مسلم رقم :٣٨ ٢باب تحريم النظر الى العورة)

رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ کوئی مرد کسی مرد کے ستر کی طرف نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی عورت کے ستر کی طرف نہ دیکھے، دو مرد ننگے ہونے کی حالت میں ایک کپڑے میں نہ سوئیں اسی طرح دو عورتیں ایک کپڑے میں نہ سوئیں۔

وروى الترمذى عن بهزبن حكيم عن جده،قال :قلت يانبى الله :"عوراتنا ماناتى منها ومانذر؟.اى ماذانظهرمنها وماذا نستر؟

فقال صلى الله عليه وسلم:احفظ عورتک ،الامن زوجتک او ماملکت يمينک!!

قلت يارسول الله :اذا كان القوم بعضهم فى بعض؟.اى مختلطين فى مجلس واحد.قال :ان استطعت الايراهااحد فلا يراها!!

قال:قلت يانبى الله :اذا كان احدنا خاليا؟قال :فالله احق ان يستحى الناس منه.

(اخرجه الترمذی فی کتاب الادب :رقم ۲۷۹۳ وقال حدیث حسن)

حضرت بہز بن حکیم اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ یارسول اللہ! ہم اپنے ستر کو کس حد تک کھول سکتے ہیں ؟ کتنا چھپانا فرض ہے ؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو اس کو چھپاؤ، سوائے اپنی بیوی اور مملوکہ باندی کے سامنے، میں نے عرض کیا کہ اگر لوگ ایک مجلس میں گھل مل کر بیٹھے ہوئے ہوں؟ تو ارشادفرمایا کہ مکمل کوشش کرے کہ کوئی اپنا ستر نہ کھولے دوسرے کا ستر نہ دیکھے۔

پھر میں نے عرض کیا، اگر کوئی تنہائی میں بیٹھا ہوا اس وقت ستر کھول سکتا ہے؟ تو آپ نے ارشادفرمایا اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے شرمایا جائے، یعنی تنہائی میں بھی ستر کھولنا جائز نہیں ہے۔

کھیل کود کے وقت ستر کھولنا:

اکثر کھلاڑی کھیل کے وقت صرف چڈی پہنتے ہیں اسی طرح پہلوان کشتی کے وقت ران پوری کھلی رکھتے ہیں تو یادر ہے کہ اس وقت بھی ران کھلا رکھنا حرام ہے، اوران کی طرف دیکھنا بھی حرام ہے۔

لقول النبی صلی الله علیه وسلم:لجرهد الاسلمی وقد مربه وهو کاشف عن فخذه قال:غط فخذک فانها من العورة.

(اخرجه الترمذی رقم :۲۷۹۸ وقال هذا حدیث حسن)

جناب رسول اللہ ﷺ کا جرہد اسلمی رضی اللہ عنہ پر گزر ہوا اس حال میں کہ ان کا ستر کھولا ہوا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ اپنی ران کو چھپالو کیونکہ یہ ستر میں داخل ہے۔

وقال صلی الله علیه وسلم لعلی رضی الله عنه :یاعلی لاتبرز فخذک، وفی روایةاخری لاتبرز فخذک ولاتنظر الی فخذ حی ولا میت .(اخرجه ابوداود فی الجنائز رقم :۳۱۴۰)

اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب بنا کر فرمایا اے علی !اپنی ران کسی کے سامنے ظاہر مت کرو، دوسری روایت میں ارشادفرمایا کہ کسی زندہ یا مردہ شخص کی ران کی طرف مت دیکھو۔(نوٹ ان دونوں حدیثوں سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آج کل جو نوجوان شارٹس پہنتے ہیں جو یوروپی رمغربی مما لک کا لباس ہے اس میں چونکہ رانیں ننگی ہوتی ہیں اس لئے اس کا پہننا جائز نہیں......مدیر)

عورت کا ستر دوسری عورت کے حق میں:

عورت کا ستر دوسری عورت کے حق میں اتنا ہی ہے جتنا مرد کا ستر دوسرے مردوں کے سامنے، یعنی کسی عورت کے لیے دوسری عورتوں کے سامنے، ناف سے لے کر گھٹنے تک کا حصہ کھولنا یا اس کی طرف دیکھنا

شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔

﴿یبنیء ادم لایفتننکم الشیطن کما اخرج ابویکم من الجنۃینزع عنھما لباسھما لیریھما سوء تھما﴾ای لیریھما العورات التی امر اللہ بسترھا،وحرم کشفھاامام احد من الناس. (سورۃ الاعراف:آیت۲۷)

اے اولاد آدم! شیطان تم کو کسی خرابی میں نہ ڈال دے جیسا کہ اس نے تمہارے دادا دادی کو جنت سے باہر کرادیا ایسی حالت سے کہ ان کا لباس بھی ان (کے بدن) سے اتروادیا تاکہ دونوں کو ایک دوسرے کے پردہ کا بدن دکھائی دینے لگے۔ (معارف القرآن)

شیطان کی ابتداء آفرینش سے یہ کوشش رہی ہے کہ انسان کو ننگا کرکے بے حیائی کے کاموں میں مبتلا کردے، مردوں کا ستر کھلا رکھنا عورتوں کا بے پردہ ہونا، یہ شیطانی وساوس کا نتیجہ ہے، جبکہ شیطان انسان کا سخت دشمن اس طرح بہلا پھسلا کر انسان کو اللہ تعالی کی رحمت سے دور کرکے جہنم کے گڑھے میں گرانا چاہتا ہے، اس لیے ہر مسلمان مرد وعورت کو چاہیے کہ بے پردگی اور بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرے اور شیطان کے ہاتھ میں کھلونا نہ بنے۔

محارم کی تعریف:

قدعرف الفقھاء المحرم،بانہ من لاتجوزالمناکحۃ بینہ وبینھاعلی التابیدوالاستمرار .سواء کان بسبب النسب اوالرضاع ،اوالمصاھرۃ. (فقہ المعاملات)

یعنی محرم ہر وہ شخص ہے جس سے زندگی میں کسی بھی مرحلہ میں نکاح کرنا حلال نہ ہو۔ نسبی رشتہ داری کی وجہ ،یا رضاعت کی وجہ سے یا حرمت مصاہرت سے۔

عورت کا ستر محارم کے سامنے:

عورت کے لئے اپنے محرم مردوں کے سامنے مواضع زینت سر،سینہ، چہرہ، اسی طرح بازو پنڈلی وغیرہ کو کھلا رکھنا جائز ہے تاہم جہاں فتنہ کا اندیشہ ہو وہاں احتیاط کرنا چاہیے۔

لقولہ تعالی:﴿ولایبدین زینتھن الالبعولتھن او آبائھن او آباء بعولتھن او ابنائھن او ابناء بعولتھن او اخوانھن اوبنی اخوانھن اوبنی اخواتھن﴾(سورۃ النور: آیت ۳۱)

''اور اپنی زینت کو کسی کے سامنے ظاہر نہ ہونے دیں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ پر یا اپنے شوہر کے باپ پر یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہر کے بیٹوں پر یا اپنے بھائیوں پر یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں پر یا اپنی بہنوں کے بیٹوں پر۔،،

محارم وہ رشتہ دار جن سے پردہ فرض نہیں ہے:

ا۔شوہر۲۔باپ۔۳۔دادا۔۴۔پردادا۔۵۔بیٹا۔۶۔پوتا۔۷۔پڑپوتا۔۸۔نواسہ، پڑنواسہ۔۹۔چچا (حقیقی، علاتی،اخیافی)۔۱۰۔بھائی (تینوں قسم کے)۔۱۱۔بھتیجے(تینوں قسم کے بھائیوں کے بلاواسطہ یابالواسطہ)۔۱۲۔بھانجے (تینوں قسم کی بہنوں بلاواسطہ یابالواسطہ)۔۱۳۔ماموں(تینوں قسم کے)۔۱۴۔نانا۔ ۱۵۔پڑنانا۔۱۶۔سسر۔۱۷۔داماد۔۱۸۔شوہر کے بیٹے۔۱۹۔رضاعی باپ۔۲۰۔رضاعی بیٹا۔۲۱۔رضاعی بھائی۔۲۲۔رضاعی چاچا۔۲۳۔رضاعی ماموں وغیرہ۔

وہ رشتہ دار جن سے پردہ فرض ہے:

جس طرح اجنبی مردوں سے پردہ فرض ہے،اسی طرح بہت سے رشتہ داروں سے بھی پردہ کرنافرض ہے ،جن کی فہرست یہ ہے:

ا۔چچازاد۔۲۔پھوپھی زاد۔۳۔ماموں زاد ۔۴۔خالہ زاد۔۵دیور۔۶۔جیٹھ۔۷۔نندوئی۔ ۸۔بہنوئی۔۹۔پھوپھا۔۱۰۔خالو۔۱۱۔شوہر کا بھتیجا۔۱۲۔شوہر کا بھانجا۔۱۳۔شوہر کا چچا۔۱۴۔شوہر کا ماموں ۱۵۔شوہر کا پھوپھا۔۱۶۔شوہر کا خالو

عورت کا ستر نماز میں: نماز کی حالت میں عورت کے ذمہ لازم ہے کہ صرف چہرہ،ہتھیلیاں اوردونوں قدموں کے علاوہ پورے جسم کو چھپائے،ان تین اعضاء کے علاوہ اگر کسی عضو،کوکھلا رکھا،تین مرتبہ سبحان ربی الاعلی کہنے کی مقدار تک تو اس کی نماز نہ ہوگی۔

وللحرة ولو خنثى جمع بدنها حتى شعرها النازل في الاصح خلاالوجه والكفين فظهر الكف عورة على المذهب والقدمين،على المعتمد.(ردالمحتار،مطلب في سترةالعورة)

یعنی آزادعورت کا ستر نماز میں پوراجسم ہے،یہاں تک سر کے کٹے ہوئے بال بھی صحیح روایت کے مطابق ۔البتہ چہرہ اورہتھیلیاں ستر میں داخل نہیں۔ظاہر ہوا کہ ہتھیلی بھی ستر میں داخل ہے، بلکہ قدمین کو بھی بعض حضرات نے ستر میں داخل فرمایا ہے۔

عورت کا حجاب غیر محرم کے سامنے:

اگرعورت کو کسی ضرورت سے غیر محرم کے سامنے آنا پڑے تو عورت کے ذمہ لازم ہے کہ چہرہ سمیت پورے جسم کو برقع موٹی چادر میں چھپا کر آئے،غیر محرم کے سامنے بلاضرورت شدیدہ جسم کے کسی حصہ کوکھولنا جائز نہیں۔

وتمنع المراةالشابة من كشف الوجه بين الرجال لالانه عورة بل لخوف الفتنة كمسه وان امن الشهوة لانه اغلظ. ردالمحتار: ۲/۷۹ دارالمعرفة،بيروت)

چہرے کا پردہ:

﴿یایھاالنبی قل لازواجک وبنتک ونساء المومنین یدنین علیھن من جلابیبھن ذلک ادنی ان یعرفن فلایؤذین﴾(سورۃالاحزاب)

''اے نبی!!اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور دیگر مسلمان عورتوں سے فرما دیجیے (کہ جب ضرورت پرگھروں سے باہر جانا پڑے تو)(اپنے (چہروں کے)اوپر (بھی)چادروں کا حصہ لٹکا کر(چہروں کے)قریب کرلیا کریں۔اس سے جلد پہچان لی جائیں گی توان کوایذا نہ دی جائے گی۔،،

تشریح:

اس آیت سے چند چیزیں ثابت ہوئیں۔اول یہ کہ آنحضرتﷺ کی بیبیوں اور صاحبزادیوں کے ساتھ دیگر مسلمان عورتوں کوبھی پورے بدن اور چہرے کوڈھانپ کر نکلنے کاحکم فرمایا گیا۔اس سے باطل دعوے کرنے والوں کی خام خیالی کی واضح تردید ہوگئی کہ پردے کاحکم صرف آنحضرتﷺ کی ازواج مطہرات کے لیے مخصوص تھا۔

دوسری چیز جواس آیت سے ثابت ہوئی،وہ یہ ہے کہ پردے کے لیے چہرے پرچادرلٹکانے کاحکم فرمایا گیاہے،اس سے ان تجدد پسندوں کے دعوے کی بھی تردید ہوگئی جو کہتے ہیں کہ عورتوں کوچہرے چھپا کرنکلنے کاحکم اسلام میں نہیں ہے بلکہ مولویوں نے ایجاد کیاہے۔دیکھنا یہ ہے کہ یہ لوگ اس آیت سے کس طرح انحراف کی صورت نکالتے ہیں......؟

تیسری چیز جواس آیت سے واضح ہوئی کہ پردے کے لیے جلباب استعمال کرنے کاحکم ہے۔عربی زبان میں''جلباب،،بڑی چادر کوکہتے ہیں۔جیسے عورتیں اپنے پہننے کے کپڑوں کے اوپر لپیٹ کر باہر نکلتی ہیں۔قرآن شریف نے آیت بالا میں حکم فرمایا ہے کہ عورتیں جس طرح جلباب کواعضائے جسم پراور پہنے ہوئے کپڑے پرلپیٹتی ہیں،اسی طرح چہرے پربھی اس کاایک حصہ لٹکالیا کریں جبکہ عورتوں میں چادر لپیٹنے کارواج بعض علاقے میں ابھی تک قائم ہے اور برقعہ اسی جلباب کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے۔برقعہ کی نسبت یہ کہنا کہ شریعت میں اس کی کچھ اصل نہیں،سراسر جہالت ہے۔برقعہ کاثبوت توارشاد باری تعالی ﴿یدنین علیھن من جلابیبھن﴾ آیۃ سے ثابت ہے،البتہ فیشنی برقعوں کے متعلق یہ کہنا درست ہے کہ بجائے پردہ کے بدنگاہی کاسبب بن گئے ہیں۔

عورت کے چہرے کوپردے کے حکم سے خارج کرنے کی غلط خیالی بعض دیندارقسم کے لوگوں میں بھی پائی جاتی ہے۔دراصل ان لوگوں کونماز کے مسائل سے واقفیت نہیں کیونکہ نماز کی کتابوں میں مذکور ہے کہ چہرے اوردونوں ہاتھ (گٹھوں تک)اوردونوں پاؤں (ٹخنوں تک) چھوڑکرعورت کاباقی تمام بدن ستر

میں داخل ہے۔

نماز میں اگر چہرہ اور ہاتھ پاؤں کھلے رہے تو نماز ہوجائے گی باقی تمام بدن ڈھانپنا فرض ہے۔ یہ مسئلہ شرائط نماز کے سلسلے میں لکھا گیا ہے۔ اگر پردے کے سلسلے میں بیان کیا جاتا تو ان لوگوں کا استدلال کچھ جاندار ہوتا۔ منہ کھول کر نماز ہوجانے کے جواز سے غیر محرم کے سامنے بے پردہ ہو کر منہ کھولے ہوئے آنے کا ثبوت پکڑنا بڑی بددیانتی اور خود فریبی ہے بلکہ قرآن وحدیث کے صریح حکم کے خلاف اپنی رائے زنی ہے جو انتہائی خطرناک ہے۔ چہرہ چھپانا ضروری ہونے کے لئے سورۂ احزاب کی مذکورہ آیت کے ہوتے ہوئے مزید کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے، تاہم ان فاسد الخیال لوگوں کی تشفی کے لیے ہم چاہتے ہیں کہ جہاں سے ان لوگوں کو فریب ملا ہے وہیں سے ان کی تردید پیش کردیں۔

درمختار میں جہاں شرائط نماز کے بیان میں یہ مسئلہ لکھا ہے کہ چہرہ کفین (ہتھیلیاں) اور قدمین (پاؤں) ڈھانکنا، صحت نماز کے لیے ضروری نہیں ہے۔ وہیں یہ بھی درج ہے کہ: **تمنع المراۃ الشابۃ من کشف الوجہ بین رجال لالانہ عورۃ بل لخوف الفتنۃ .(درمختار علی ہامش ردالمختار: ص ۲۸۳)**

''اور جوان عورت کو (نامحرم) کے سامنے چہرہ کھولنے سے روکا جائے گا (اور یہ روکنا) اس وجہ سے نہیں کہ چہرہ (نماز کے) ستر میں داخل ہے بلکہ اس لیے کہ (نامحرم کے سامنے چہرہ کھولنے میں) فتنہ کا خوف ہے۔''

شیخ ابن ہمام ''زادالفقیر'' میں شرائط نماز بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''وفی الفتاوی الصحیح ان المعتبر فی فساد الصلوۃ انکشاف مافوق الاذنین وتحتھما.''

''فتاوی کی کتابوں میں ہے کہ مذہب صحیح یہ ہے کہ کانوں کے اوپر کا حصہ یعنی بال اور سر کے کھل جانے سے نماز فاسد ہوگی اور غیر مردوں کے لیے کانوں کے اوپر کے حصے اور کانوں کے نیچے کے حصے یعنی چہرہ وغیرہ کے دیکھنے کا ایک ہی حکم ہے۔ یعنی دونوں حصوں کا دیکھنا حرام ہے۔''

اسی طرح صاحب درمختار ان چیزوں کی فہرست بتاتے ہوئے جن کی وجہ سے شوہر کو یہ حق دیا گیا ہے کہ اپنی بیوی کو سزا دے۔ باب التعزیر میں لکھتے ہیں:

او کشف وجھہا لغیر محرم او کلمتہ او شتمتہ او اعطت مالم تجر العادۃ بلا اذنہ .(ردالمختار: ۱۹۰/۳)

''(شوہر اپنی بیوی کو سزا دے گا) اگر وہ اپنے چہرے کو غیر محرم کے سامنے کھولے یا غیر محرم سے بات کرے

یا اس کو گالی دے یا اس کی بلا اجازت اس کے مال میں سے کسی کو کوئی ایسی چیز دے دے جو عادتاً بلا اجازت نہیں دی جاتی۔،،

اس عبارت سے واضح ہوا کہ فقہاء کے نزدیک غیر محرم کے سامنے چہرہ کھولنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور مزید یہ معلوم ہوا کہ غیر محرم سے بات کرنے پر بھی سزا دی جاسکتی ہے۔

افسوس صد افسوس! کہ بے پردہ ہو کر غیر محرم کے سامنے آنے یا اس سے بات کرنے پر بیویوں کو سزا دینے کا کام جن کے سپرد کیا گیا تھا، آج وہی بے پردگی کو پسند کرتے ہیں اور برسر بازار بے پردہ ہو کر عورتوں کے نکلنے کو ہنر و کمال جانتے ہیں۔

پھر چہرہ تو مجمع المحاسن ہے اور اصل جاذبیت اور کشش چہرے ہی میں ہے۔ اگر چہرہ، پردے سے خارج ہو جائے تو مقصد پردہ یعنی عصمت و عفت کی حفاظت خطرے میں پڑ جائے گی۔ چہرہ صرف مجمع المحاسن ہی نہیں بلکہ مجمع الفتن بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو نظر کی حفاظت کے الگ الگ خطاب کے ذریعے تعلیم دی ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذلک ازکی لھم﴾(سورۃ النور)

''آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے زیادہ صفائی کی بات ہے۔،، اسی طرح عورتوں کو حکم ہے۔ فرمایا:

﴿وقل للمؤمنٰت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا﴾(سورۃ النور)

''اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت (کے مواقع کو) ظاہر نہ کریں مگر جو ان سے (غالباً) کھلا رہتا ہے (جس کو ہر وقت چھپانے میں حرج ہے)،،

ان آیات میں مردوں اور عورتوں کو حکم دیا گیا کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور نامحرم عورتوں پر نظر نہ ڈالیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

اسی طرح بعض احادیث میں بدنظری کو آنکھ کا زنا بتایا گیا ہے۔ اگر کسی مرد نے اپنی بیوی کے علاوہ کسی دوسری عورت پر لذت نفس کے لیے نظر ڈالی تو اس نے آنکھ کا زنا کیا۔ اسی طرح اگر کسی عورت نے اپنے شوہر کے علاوہ کسی مرد کو لذت نفس کے لیے دیکھا تو اس نے بھی زنا کیا۔ تو بدنظری کا فتنہ عام طور پر چہرے کے حسن کو دیکھ کر ہی پیدا ہوتا ہے۔ اسی سے دل مائل ہوتا ہے جس سے دوسری خرابیاں جنم لیتی ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جسم کے بقیہ اعضاء کی طرح چہرے کو چھپانا بھی ضروری ہے۔ اس کو غیر محرم کے سامنے

بلاضرورت شدیدہ کھولنا ہرگز جائز نہیں۔

بہرحال عرض کرنے کا حاصل یہ ہے کہ خواتین کو غیرمحرم کے سامنے چہرے کا کوئی حصہ کھولنے سے مکمل اجتناب کرنا ضروری ہے۔ پورا چہرہ کھولنا یا چہرے کا بعض حصہ کھولنا یا نقاب اس طرح باندھنا کہ آنکھوں کی پٹی کے ساتھ چہرے کا کچھ حصہ ظاہر ہوجائے جس سے چہرہ کی رنگ ظاہر ہو، حسن کا پتہ چلے یہ مزاج شریعت اور انسانی غیرت کے خلاف ہے، اس لیے خواتین بھی اس کا اہتمام کریں اور مرد حضرات کو بھی چاہیے کہ اپنی خواتین سے چہرے کا پردہ کروائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام خواتین کو دین اور پردے کے احکام سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے اور ہر قسم کے فتنوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

نوٹ: یہ مضمون رسالہ ’’شرعی پردہ،، سے معمولی ردوبدل اور اضافہ ترمیم کے ساتھ ماخوذ ہے۔

غیرمحرم کو ہاتھ لگانا:

عورت یا مرد کے ستر کے جس حصہ کو دیکھنا جائز نہیں اس کو ہاتھ لگانا بھی جائز نہیں۔

ومایباح النظر للرجل من الرجل یباح المس کذا فی الهداية.(هندية كتاب الكراهية:٥/٤٠٤)

وفيه ايضا قال: وماحل النظر اليه حل مسه ونظره وغمزه من غير حائل ولكن انما يباح النظر اذاكان يامن على نفسه الشهوةفاما اذاكان يخاف على نفسه الشهوةفلا يحل له النظر ،وكذالك المس انما يباح له اذا امن على نفسه وعليهاالشهوة.(هندية :٥/٤٠٥كراهيه)

اجنبی عورت سے مصافحہ کی ممانعت:

بلاکسی شدید مجبوری کے غیرمحرم عورت کو ہاتھ لگانا شرعاً بڑا گناہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کو ہاتھ کا زنا قرار دیا ہے، چنانچہ بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ

’’واليدان تزنيان وزناهما البطش ،،

یعنی ہاتھوں کا بھی زنا ہے، ہاتھوں کا زنا یہ ہے کہ (اجنبی مرد وعورت کا) ایک دوسرے کو پکڑنا۔

قوله عليه السلام:ان يطعن في راس احدكم بمخيط من حديد خيرله من ان يمس امراة لاتحل له .(رواه الطبراني والبيهقي)

’’اپنے سر میں سوئی گھونپنا زیادہ بہتر ہے اس سے کہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہ ہو۔،،

رسول اللہ ﷺ خود بھی عورتوں سے مصافحہ نہیں فرماتے تھے بلکہ اگر کوئی عورت خود درخواست کرتی تب بھی

آپ ﷺ صاف انکار فرما دیتے تھے، چنانچہ روایت میں ہے:

اخبرنا مالک اخبرنا محمدبن المنکدرعن امیمة بنت رقیقةانها قالت اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی نسوة تبایعه قلنا یارسول الله نبایعک علی ان لا نشرک بالله شیئا ولانسرق ولانقتل اولادنا ولا ناتی ببهتان نفتریه بین ایدیناوارجلنا ولا نعصیک فی معروف قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما استطعتن واطقتن قلنا الله ورسوله ارحم منا بانفسناهلم نبایعک یارسول الله قال انی لااصافح النساء وانما قولی لمائة امراة کقولی لامراة واحدةاومثل قولی لامراة واحدة. (مؤطا امام محمد ،باب ما یکرہ من مصافحۃ النساء)

''امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ان بہت سی عورتوں کے ساتھ حاضر ہوئی جو آپ سے بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوئی تھیں۔ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے بیعت کرتی ہیں کہ ہم اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے، چوری نہ کریں گے، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گے، اپنی طرف سے کسی پر بہتان نہ باندھیں گے، معروف (یعنی احکام شرع) میں نافرمانی نہ کریں گے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس قدر تمہارے اندر استطاعت اور قدرت ہو۔ہم نے کہا اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ ہم پر خود سے زیادہ شفیق ہیں۔یارسول اللہ! اپنے دست مبارک ہماری طرف بڑھایئے تاکہ ہم آپ سے بیعت کریں۔تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا ہوں میرا سو عورتوں سے کچھ کہنا ایک عورت کو کہنے کی طرح یا ایک عورت کو کہنے کی مانند ہے۔(مؤطا امام محمد) لہذا امت کے لیے بھی یہی حکم ہے کہ کسی اجنبی عورت سے مصافحہ کرنا جائز نہیں اگر چہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، مثلا: چچی، ممانی، چچازاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد، خالو زاد، پھوپھا وغیرہ یعنی ایسا رشتہ جن سے پردہ کرنا فرض ہے ان سے مصافحہ کرنا ناجائز ہے۔

ساس سے مصافحہ خطرہ کی گھنٹی:

جب کسی عورت سے شادی ہو جائے تو اس کی ماں اپنی ماں کی طرح ہوتی ہے حرمت میں اس سے مصافحہ وغیرہ کرنا شرعا فی نفسہ جائز ہے تاہم اس میں ایک خطرہ ہے کہ بوقت مصافحہ اگر کسی ایک طرف شہوت ابھر آئے اور یہ مصافحہ بلا کسی حائل کے ہو تو ایسی صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے پھر اس سے بیوی حرام ہو جاتی ہے اور یہ حرام ہونا ایسا خطرناک ہے کہ طلاق میں تو پھر بھی کسی نہ کسی صورت میں حلال ہونے کی گنجائش ہوتی ہے بلکہ حرمت مصاہرت کے ذریعہ جو حرمت ثابت ہوتی ہے وہ حرمت ہمیشہ کے لیے ہوتی ہے۔اب آگے پھر دو ہی صورتیں ہیں یا تو انسان کے اندر اللہ تعالی کا خوف ہو قیامت کی

رسوائی اور جہنم کے عذاب کا ڈر ہو اور بیوی سے الگ ہو جائے اگر ایسا نہیں کرتا ہے اور بیوی کو ساتھ رکھتا ہے تو زندگی بھر حرام کام میں مبتلا رہے گا اس سے بڑا گناہ اور کیا ہو سکتا ہے اس لیے ساس سے معانقہ اور مصافحہ کرنے سے احتیاط کرنا چاہیے۔

والخلوة بالمحرم مباحة الاالاخت رضاعا والصهرة الشابة.
(ردالمحتار: ۲۱/۲۶۹ فصل فی اللمس والنظر)

یعنی محرم مردوں کے ساتھ خلوت میں بیٹھنا جائز مگر رضاعی بہن اور جوان ساس کے ساتھ خلوت سے اجتناب کرنا چاہئے۔

اشکال:

بعض لوگوں کو یہ اشکال ہوتا ہے آدمی سسرال میں جائے اور پھر ساس سے معانقہ/مصافحہ بھی نہ کرے تب تو ساری رشتہ داری ہی ختم ہو جائے گی۔ یہ اشکال ان لوگوں کو ہو سکتا ہے جو مزاج شریعت سے ناواقف ہوں......احتیاط کرنے کے لیے تو اس لیے کہا جا رہا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ شہوت سے مغلوب ہو جائیں اور اس حالت میں مصافحہ کر کے ہمیشہ کے لیے بیوی سے محروم ہو جائیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر اس طرح سلام کیا جائے کہ زبان سے ''السلام علیکم،، کہا جائے اور خیر خیریت معلوم کی جائے تو میرے خیال میں انشاء اللہ رشتہ داری اس طرح قائم رہ سکتی ہے۔

ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونهم نارا وسیصلون سعیرا......

☆☆☆

یاایها الذین آمنوا

ان کثیرا من الاحبار والرهبان لیاکلون من اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل الله ....